شوقؔ کے شاگردوں میں سے ہے اور رامپور کا رہنے والا ہے۔ یہ شعر اس کا ہے۔

وائے قسمت ایک گالی کی ہوئیں دو تین چار
وقتِ گفتن جب زباں پر اس کے لکنت آگئی

وصالؔ

وصالؔ تخلص اور نام نصر اللہ خاں ہے۔ حکیم ثناء اللہ خاں فراقؔ کا بیٹا ہے فن طب کے ماہرین میں سے ہے۔ بہت باصلاحیت شخص ہے۔ پسندیدہ اطوار کا مالک ہے۔ شاعری کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی ہے۔ یہ شعر اس کا ہے۔

آئینہ گھورنے کو سب سے نرالا نکلا
منہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا

والاؔ

والاؔ تخلص اور نام مظہر علی خاں ہے۔ سلیمان علی خاں ودادؔ کا بیٹا ہے کہ جو فارسی کے مشہور شاعروں میں سے ہے۔ میر نظام الدین ممنونؔ کا شاگرد کہا جاتا ہے۔ اس کا شعر ہے۔

یوسف کا جو نقشہ در و دیوار پہ کھینچا
کیوں تو نے زلیخا نہ دل زار پہ کھینچا

ولیؔ

ولیؔ عالمگیر بادشاہ کے عہد کا شاعر ہے۔ اس بات پر اختلاف ہے کہ ریختہ میں سب سے پہلے شاعری اس نے کی ہے یا اس سے پہلے بھی اس زبان میں شاعری شائع ہوئی ہے۔ بہرحال تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اس زبان میں شاعری تو بے شک اس سے پہلے ہوئی ہے مگر ولیؔ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے پہلے اس مرتبہ کی شاعری اس زبان میں نہیں ہوئی تھی۔ اس گفتگو (یعنی ولی کی اولیت) کا سبب بھی دراصل یہی امر ہے۔ حالانکہ اس زبان اور ہمارے زمانے

رائج زبان میں سورج اور چاند یا یوں کہیں کہ رات اور دن کا فرق ہے گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ دونوں زبانیں ایک نہیں ہیں لیکن بہرحال ریختہ کے تمام شعراء پر اس کی استادی کا حق ثابت ہے۔ زمانے کی دوری کو الگ رکھ کر جب اس کا دیوان دیکھا گیا تو واضح ہوا کہ محاورہ بندی سے قطع نظر (کہ یہ اس کے قابو کی بات نہ تھی) بعض جگہ مضمون ٹھیک باندھ لیتا ہے۔ یہ اشعار اس کے دیوان سے لیے گئے ہیں۔

طاقت نہیں کسی کو کہ اک حرف سن سکے
احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

آئے ولیؔ ہماری طرف تیغ نازلے
اس شوخ کو خیال اگر ہے شکار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

جنون عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

دو رنگی سے تری اے سرو رعنا
کبھی راضی کبھی بیزار ہیں ہم

خط کے آنے نے خبردار کیا گل رو کو
نشہ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

اک دل نہیں آرزو سے خالی
بر جا ہے محال اگر خلا ہے

مرا دل مجھ سے کرکے بیوفائی
پسند خاطر خوباں ہوا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصائے موسیٰ ہے

ولیؔ

ولیؔ تخلص اور نام مرزا ولی محمد ہے۔ خاندانی اعتبار سے دہلی کا رہنے والا ہے لیکن مرشد آباد میں جاکر بس گیا تھا۔ یہ اشعار اس کے ہیں۔

کبھی جو زلف اٹھاوے تو منہ نظر آوے
اسی امید میں گزرے ہے صبح و شام ہمیں
بند قبا چمن میں جو وہ یار وا کرے
لے برگ گل کو ہاتھ میں پنکھا صبا کرے